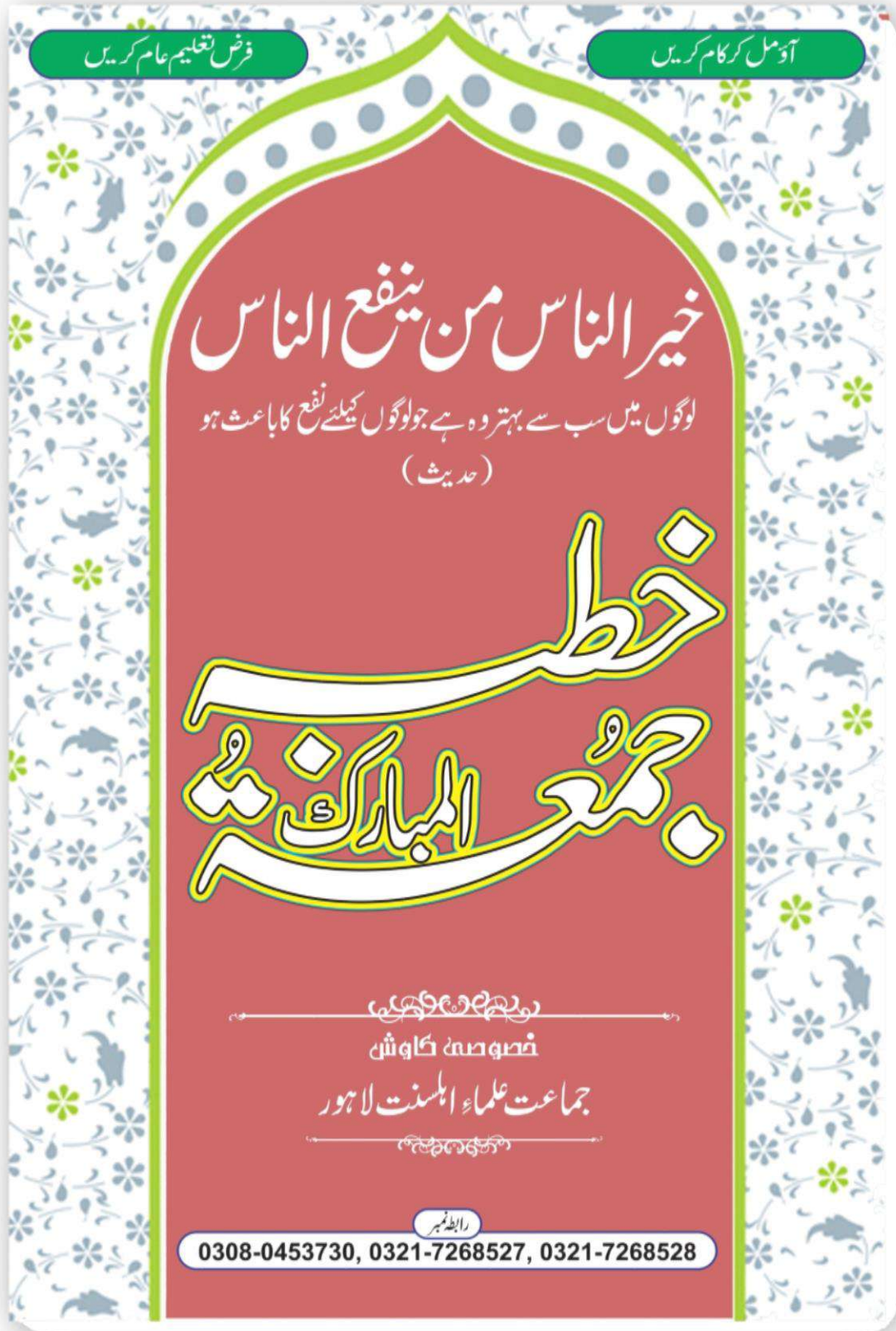




حج کی فرضیت و اہمیت

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَتَبَارَكَ فِي الْقُرْآنِ الْمَجِيدِ وَالْفُرْقَانِ الْحَمِيدِ بِسْمِ اللَّهِ
الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ
عَنِ الْعَالَمِينَ صَدَقَ اللَّهُ مَوْلَانَا الْعَظِيمُ وَصَدَقَ رَسُولُهُ النَّبِيُّ الْكَرِيمُ الرَّؤُوفُ الرَّحِيمُ
(إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا)
الصلوة و السلام عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَعَلَى الْكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ
اللَّهُ

الصلوة و السلام عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَعَلَى الْكَ وَ أَصْحَابِكَ يَا مَحْبُوبَ رَبِّ
الْعَالَمِينَ

برادران اسلام!

خوش نصیب ہیں وہ مسلمان جنہیں اللہ پاک اپنے پاک گھر کی حاضری اور حج کا فریضہ ادا کرنے کی
سعادت عطا فرما رہا ہے اور دنیا بھر سے حجاج کے قافلے حرمین شریفین کی طرف گامزن ہیں تاکہ اللہ کی طرف
سے جو فرض ان پر لازم ہوا ہے اس کو ادا کیا جاسکے۔ اس کے بارے ارشاد باری تعالیٰ ہے
وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ
الْعَالَمِينَ

حج اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔

حج کی فرضیت قرآن کریم، حدیث شریف اور اجماع امت سے ایسے ہی ثابت ہے، جیسا کہ نماز، روزہ اور زکوٰۃ کی فرضیت ثابت
ہے؛ اس لیے جو شخص حج کی فرضیت کا انکار کرے، وہ کافر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ
عَنِ الْعَالَمِينَ“ (سورہ آل عمران، آیت: ۹۷)

ترجمہ: ”اور اللہ کے واسطے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے، یعنی اس شخص کے جو کہ طاقت رکھے وہاں تک کی سبیل کی
اور جو شخص منکر ہو؛ تو اللہ تعالیٰ تمام جہاں والوں سے غنی ہیں۔“

یہ آیت کریمہ حج کی فرضیت کے حوالے سے نص قطع ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پانچوں ارکان کو ایک حدیث شریف میں بیان فرمایا ہے۔

”بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامِ الصَّلَاةِ،

وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ، وَالْحَجِّ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ“۔ (بخاری شریف، حدیث نمبر: ۸)

ترجمہ: ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“

ایک عاشقانہ سفر:

انسانی طبیعت یہ تقاضہ کرتی ہے کہ انسان اپنے وطن، اہل و عیال، دوست و رشتہ دار اور مال و دولت سے انسیت و محبت رکھے اور ان کے قریب رہے۔ جب آدمی حج کے لیے جاتا ہے؛ تو اسے اپنے وطن اور بیوی و بچے اور رشتے دار و اقارب کو چھوڑ کر اور مال و دولت خرچ کر کے جانا پڑتا ہے۔ یہ سب اس لیے کرنا پڑتا ہے کہ حج کی ادائیگی شریعت کا حکم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت نے حج کے حوالے سے بہت ہی رغبت دلائی ہے، انسان کو کعبہ مشرفہ کے حج و زیارت پر ابھارا، مہبط وحی و رسالت کے دیدار کا شوق بھی دلایا ہے اور سب سے بڑھ کر شریعت نے حج کا اتنا اجر و ثواب متعین فرمایا ہے کہ سفر حج ایک عاشقانہ سفر بن جاتا ہے۔ ذیل کے سطور میں، حج کا اجر و ثواب احادیث شریفہ کی روشنی میں، ملاحظہ فرمائے!

حج انتہائی نیک عمل ہے:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں:

”سُئِلَ النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: ”إِيمَانٌ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ“ قِيلَ:

”ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ”جِهَادٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ“ قِيلَ: ”ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: حَجٌّ مَبْرُورٌ“۔ (بخاری شریف، حدیث

نمبر: ۹۱۵۱)

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کون سے اعمال اچھے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ

اور اس کے رسول پر ایمان لانا“۔ پوچھا گیا پھر کون؟ فرمایا: ”اللہ کے راستے میں جہاد کرنا“۔ پوچھا گیا پھر کون؟ ارشاد فرمایا:

”حج مبرور“۔

حج مبرور کیا ہے؟

وہ حج جس کے دوران کوئی گناہ کا ارتکاب نہیں ہوا ہو۔

وہ حج جو اللہ کے یہاں مقبول ہو۔

وہ حج جس میں کوئی ریا اور شہرت مقصود نہ ہو اور جس میں کوئی فسق و فجور نہ ہو۔

وہ حج جس سے لوٹنے کے بعد گناہ کی تکرار نہ ہو اور نیکی کا رجحان بڑھ جائے۔

وہ حج جس کے بعد آدمی دنیا سے بے رغبت ہو جائے اور آخرت کے سلسلہ میں دلچسپی دکھائے۔

حج مبرور کی فضیلت:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”**الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ**“۔ (بخاری شریف، حدیث: ۱۷۷۳، مسلم شریف، حدیث (۱۳۴۹) - (۲۳۷۷))

ترجمہ: ”ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان (گناہوں) کا کفارہ ہے، جو ان دونوں کے درمیان ہوئے ہوں، اور حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہے۔“

حج پچھلے سارے گناہوں کو مٹا دیتا ہے:

ابن شماسہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، جب کہ وہ قریب المرگ تھے۔ وہ کافی دیر تک روئے، پھر انھوں نے اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیا۔ اس پر ان کے صاحبزادے نے چند سوالات کیے۔ پھر انھوں نے (اپنے اسلام قبول کرنے کی کہانی سناتے ہوئے) فرمایا: جب اللہ نے میرے قلب کو نور ایمان سے منور کرنا چاہا، تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا دہنا دست مبارک پھیلائیں؛ تاکہ میں بیعت کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھیلا دیا۔ پھر میں نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عمرو! تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا: میری ایک شرط ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہاری کیا شرط ہے؟ میں نے کہا: میری مغفرت کر دی جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”**أَمَّا عَلِمْتَ أَنَّ الْإِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟ وَأَنَّ الْهِجْرَةَ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا؟ وَأَنَّ الْحَجَّ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهُ؟**“ (مسلم شریف، حدیث: ۱۲۱ - ۱۹۲) ترجمہ: ”کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اسلام (قبول کرنا) پہلے (کے تمام گناہوں) کو مٹا دیتا ہے؟ ہجرت گزشتہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور حج پہلے (کے کیے ہوئے گناہوں) کو مٹا دیتا ہے۔“

ایک حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”**مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَزُفْ، وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ**“۔ (بخاری شریف، حدیث نمبر: ۱۵۲۱)

ترجمہ: ”جس شخص نے اللہ کے لیے حج کیا اور اس نے (اس دوران) فحش کلامی یا جماع اور گناہ نہیں کیا، تو وہ (حج کے بعد) گناہوں سے پاک ہو کر اپنے گھر اس طرح (لوٹا، جیسا کہ اس کی ماں نے اسے آج ہی جنا ہوا)۔“

”رَفَتْ“ کا معنی جماع، ہم بستری اور جو کچھ بھی شوہر و بیوی کے درمیان حالت جماع میں ہوتا ہے، جیسے بوس و کنار وغیرہ کے ہیں۔

ابو عبیدہ نے فرمایا: ”رَفَتْ“ کا مطلب ”فحش کلامی“ ہے۔ پھر کنایہ جماع اور متعلقات جماع کے معنی میں استعمال ہونے لگا۔ (الموسوعہ الفقہیہ الکویتیہ ۲۲/۲۷۵)

مسئلہ: حالت احرام میں جماع کرنا فقہاء کرام کے نزدیک بالاتفاق حرام ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”فَمَنْ قَرَضَ فِيهِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَتْ وَلَا فُسُوقَ وَلَا جِدَالَ فِي الْحَجِّ“۔ (سورہ بقرہ، آیت: ۱۹۷)

ترجمہ: ”سو جو شخص ان میں حج مقرر کرے، تو پھر نہ کوئی فحش بات ہے اور نہ کوئی بے حکمی ہے اور نہ کسی قسم کا نزاع زیبا ہے۔“

مسئلہ: اگر کسی نے حالت احرام میں عدا (جان بوجھ کر) جماع کیا ہو؛ تو اس کا حج فاسد ہو جائے گا اور قضاء و کفارہ لازم ہو گا۔ اگر کسی نے حالت نسیان (بھول) میں جماع کیا ہو؛ تو حنفیہ، مالکیہ اور حنابلہ کے نزدیک اس صورت میں بھی حج فاسد ہو جائے گا اور قضاء و کفارہ لازم ہو گا؛ لیکن شافعیہ کے نزدیک حج فاسد نہیں ہو گا؛ بلکہ صرف کفارہ لازم ہو گا۔ (الموسوعہ الفقہیہ الکویتیہ: ۲۲/۲۷۶-۲۷۷)

”فُسُوق“ سے مراد معاصی و گناہ ہے۔ ”يَوْمَ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ“ کی شرح کرتے ہوئے علامہ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”کسی گناہ کے بغیر، اس کا ظاہری مطلب صغائر و کبائر (چھوٹے اور بڑے): سارے گناہوں کا معاف کیا جانا ہے۔“ (فتح الباری ۳/۳۸۲-۳۸۳)

بوڑھے، کمزور اور عورت کا جہاد:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ“ (السنن الکبریٰ للنسائی، حدیث: ۳۵۹۲، مسند احمد، حدیث: ۹۳۵۹، السنن الکبریٰ للبیہقی، حدیث: ۸۷۵۹)

ترجمہ: ”بڑی عمر والے، کمزور شخص اور عورت کا جہاد: حج اور عمرہ ہے۔“

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ”قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَا نَعُزُّوْهُ وَنُجَاهِدُ مَعَكُمْ؟ فَقَالَ: ”لَكِنَّ أَحْسَنَ الْجِهَادِ وَأَجْمَلَهُ الْحَجُّ، حَجٌّ مَبْرُورٌ“. فَقَالَتْ عَائِشَةُ ”فَلَا أَدْعُ الْحَجَّ بَعْدَ إِذْ سَمِعْتُ هَذَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ“. (بخاری شریف، حدیث: ۱۸۶۱)

ترجمہ: میں نے کہا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد اور غزوہ میں شریک نہ ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”لیکن سب سے بہتر اور اچھا جہاد حج: حج مبرور ہے۔“ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ”جب سے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے؛ تو اس کے بعد سے میں حج نہیں چھوڑتی ہوں۔“

حج افضل جہاد ہے:

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا نقل کرتی ہیں کہ انھوں نے کہا: ”يَا رَسُولَ اللَّهِ! نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ، أَفَلَا نُجَاهِدُ؟ قَالَ: ”لَا، لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ“۔ (بخاری شریف، حدیث: ۱۵۲۰، السنن الکبریٰ للبیہقی، حدیث: ۱۷۸۰۵)

ترجمہ: اے اللہ کے رسول! ہم جہاد کو افضل العمل سمجھتے ہیں، تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”نہیں، لیکن بہترین جہاد حج مبرور ہے۔“

فقر اور گناہ کو مٹانے والے اعمال:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”أَدِيمُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ“۔ (المعجم الاوسط، حدیث: ۳۸۱۳)

ترجمہ: ”حج اور عمرہ پر دوام برتو؛ کیوں کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو ختم کرتے ہیں، جیسا کہ دھونکنی لوہا سے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔“

ایک دوسری حدیث ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ، وَالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُورَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ“۔ (ترمذی شریف، حدیث نمبر: ۸۱۰)

ترجمہ: ”حج اور عمرہ ایک ساتھ کیا کرو؛ کیوں کہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو مٹاتے ہیں جیسا کہ بھٹی لوہا، سونا اور چاندی سے زنگ ختم کر دیتی ہے اور حج مبرور کا ثواب جنت ہی ہے۔“

برائے حج خرچ کرنے کی فضیلت:

ابوزہیر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”النَّفَقَةُ فِي الْحَجِّ كَالنَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ“۔ (مسند احمد، حدیث: ۲۳۰۰۰، شعب الایمان، حدیث: ۳۸۲۹)

ترجمہ: ”حج میں خرچ کرنا اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی طرح، (جس کا ثواب) سات سو گنا تک ہے۔“

حاجیوں کی دعائیں:

ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ”الْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفَدُ اللَّهِ تَعَالَى يُعْطِيهِمْ مَسْأَلَتَهُمْ، وَيَسْتَجِيبُ دُعَاءَهُمْ، وَيَقْبَلُ شَفَاعَتَهُمْ، وَيُضَاعِفُ لَهُمْ أَلْفَ أَلْفِ ضِعْفٍ“۔ (اخبار مکہ للفاہی، حدیث: ۹۰۲)

ترجمہ: ”حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اللہ تعالیٰ ان کی مانگ ان کو عطا فرماتے ہیں، ان کی دعاؤں کو قبول کرتے ہیں، ان کی شفا راں قبول کرتے ہیں اور ان کے لیے ہزار ہزار گنا تک ثواب بڑھایا جاتا ہے۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ ”الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفُدُّ اللَّهِ، دَعَائِبُهُمْ، فَأَجَابُوهُ، وَسَلَّوْهُ، فَأَعْظَاهُمْ“۔ (ابن ماجہ، حدیث: ۲۸۹۳)

ترجمہ: اللہ کے راستے کا مجاہد اور حج و عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں۔ اللہ نے انہیں بلایا؛ لہذا انہوں نے اس پر لبیک کہا اور انہوں نے اللہ تعالیٰ سے مانگا ہے؛ تو اللہ نے ان کو نوازا ہے۔“

حج کرنے میں جلدی کیجیے:

ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تَعَجَّلُوا إِلَى الْحَجِّ - يَعْنِي: الْفَرِيضَةَ - فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَدْرِي مَا يَعْزِضُ لَهُ“۔ (مسند احمد، حدیث: ۲۸۶۷)

ترجمہ: ”حج یعنی فرض حج میں جلدی کرو؛ کیوں کہ تم میں کوئی یہ نہیں جانتا کہ اسے کیا عذر پیش آنے والا ہے۔“

حج نہ کرنے پر وعید:

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ مَلَكَ زَادًا وَرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ وَلَمْ يَحُجَّ فَلَا عَلَيْهِ أَنْ يَمُوتَ يَهُودِيًّا، أَوْ نَصْرَانِيًّا، وَذَلِكَ أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ: ”وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا“۔ (آل عمران: ۹۷) (ترمذی شریف، حدیث نمبر: ۸۱۲)

ترجمہ: ”جو شخص اتنے توشہ اور سواری کا مالک ہو جائے، جو اسے بیت اللہ تک پہنچا دے، اس کے باوجود وہ حج نہ کرے؛ تو اس کے لیے کوئی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ یہودی ہونے کی حالت میں مرے یا نصرانی، اور یہ اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: ”اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا، اس گھر کا جو شخص قدرت رکھتا ہو اس کی طرف راہ چلنے کی۔“

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”لَقَدْ بَمَمْتُ أَنْ أَبْعَثَ رَجُلًا إِلَى هَذِهِ الْأَمْصَارِ، فَلْيَنْظُرُوا إِلَى كُلِّ رَجُلٍ ذِي جَدَّةٍ لَمْ يَحُجَّ، فَيَضْرِبُوا عَلَيْهِمُ الْجَزِيَّةَ، مَا هُمْ مُسْلِمِينَ، مَا هُمْ مُسْلِمِينَ“۔ (السنة لابن بکر بن الخلال ۵/ ۴۴)

ترجمہ: ”میں نے ارادہ کیا کہ کچھ لوگوں کو ان شہروں میں بھیجوں، پھر وہ ان لوگوں کی تحقیق کریں کہ جنہوں نے استطاعت کے باوجود حج نہیں کیا، پھر وہ ان لوگوں پر ٹیکس لاگو کریں؛ (کیوں کہ) وہ مسلمان نہیں ہیں، وہ مسلمان نہیں ہیں۔“

برادران اسلام!

جو حج کیلئے منتخب ہو گئے وہ تو خوش ہیں ہی لیکن ہم بھی اگر اپنی نیتوں کو درست کر لیں تو یقیناً اجر پالیں گے۔

سرکارِ دو عالم نے ارشاد فرمایا: یوم قیامت بارگاہِ الہی میں ایک بندہ پیش ہو گا جس کے داہنے ہاتھ میں نامہ اعمال دیا جائے گا۔ جس میں حج، عمرہ، جہاد، زکوٰۃ، صدقہ لکھا ہو گا۔ وہ بندہ اللہ پاک کی بارگاہ میں کہے گا کہ میں نے اس میں

کچھ بھی نہیں کیا یہ میرا نامہ اعمال نہ ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا کہ تمہارا ہی نامہ اعمال ہے۔ تم اپنی زندگی میں یہ کہتے تھے کہ اگر میرے پاس مال ہو تا تو حج و عمرہ کرتا، صدقہ و خیرات کرتا، جہاد کرتا۔ میں جانتا ہوں کہ تم اپنی اس نیت میں سچے ہو تو میں نے تم کو ان سب چیزوں کا ثواب عطا فرما دیا۔

حج کے اجر و ثواب جو احادیث مبارکہ کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں، وہ کسی بھی مسلمان کو حج و عمرہ کا شوق دلانے کے لیے کافی ہیں۔ جن مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے مال و دولت سے نوازا ہے، ان کو چاہیے کہ خود کو حج و عمرہ کے عظیم ثواب سے محروم نہ کریں؛ کیوں کہ ہم ہمہ دم نیکیوں کے حصول اور گناہوں و سیئات سے مغفرت کے سخت محتاج ہیں۔ یہ بھی ہم جانتے ہیں کہ ہماری زندگی کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ یہ کاغذ کی ایک ناؤ ہے، جہاں تک پہنچ جائے غنیمت ہے۔ آپ کی یہ ڈیڑھ دن کی زندگی چلی گئی، تو پھر کبھی واپس نہیں آئے گی۔ پھر حج کرنے میں کیوں تاخیر!

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ